مولانا خلیل اللہ حقانی ہزاروی
فاضل دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

امام المحدثین
محمد ابن اسماعیل بخاریؒ

نام نامی حضرت امام بخاریؒ کا اسم مبارک محمد ابو عبداللہ تھا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام اسماعیلؒ تھا۔ آپ آباء واجداد ایران کے رہنے والے تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ مغیرہ تھے۔ انہوں نے امیر بخارا یمان جعفی ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے اُس زمانے کے رواج کے مطابق مغیرہ جعفی کہلائے۔ امام الحدیث امام ہی کو بھی وراثت میں جعفی کا لقب ملا اور ہمیشہ کے لئے اس لقب سے موسوم ہوتے رہے۔

ولادت اور وفات حضرت امام بخاریؒ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ اور ۱۰ شوال ۲۵۶ھ کو پائی۔ آپ نے حصول علم کے لئے مصر و شام، عراق، کوفہ، بغداد، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کا بارہا سفر کیا نیشاپور میں بھی عرصہ قیام فرمایا۔ اور وہاں بہت شہرت پائی۔ حضرت امام مسلمؒ نے لکھا ہے کہ امام بخاریؒ جب نیشاپور میں تشریف لے گئے تو آپ کا وہاں شاہانہ اور پُرتپاک استقبال کیا گیا، یہ ایسا استقبال تھا جو آئندہ اور گذشتہ بادشاہوں اور سلاطین کو بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔ بعض حاسدوں نے آپ پر ایسی زیادتیاں کیں جن کے باعث آپ کو نیشاپور چھوڑنا پڑا، اور آپ اپنے وطن مالوف یعنی بخارا تشریف لے گئے جب بخاریٰ کے علماء امراء اور عوام الناس نے یہ سنا کہ آپ بخارا تشریف لا رہے ہیں تو انہوں نے شہر سے باہر جا کر آپ کا پُرجوش استقبال کیا۔ آپ کو نیا اور قیمتی خلعت پہنایا۔ اور آپ پر دراہم و دینار نثار اور نچھاور کئے۔ غرض یہ کہ آپ بڑی شان و شوکت سے شہر میں داخل ہوئے اور اہل بخاریٰ نے آپ کی بے حد تعظیم و تکریم کی حضرت امام بخاریؒ نہایت پُرسکون ماحول میں قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم دینے میں مصروف تھے، کہ امیر بخاریٰ کا پیغام آیا کہ وہ دربار شاہی میں امیر اور ان کے بیٹوں کو بخاری اور تاریخ کبیر سنائیں، کیونکہ شہزادوں کو تعلیم دینا ضروری ہے۔ حضرت امامؒ نے امیر کو جواب بھیجا کہ جس کسی کو علم حاصل کرنا ہو وہ یہاں میرے درس میں شامل ہو کر اکتساب فیض کر سکتے ہیں۔ وہ دربار اور محل میں جا کر علم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتے۔ یہ جواب سن کر امیر بخاریٰ سخت ناراض ہوئے۔ اور حکم دیا کہ آپ بخاریٰ سے چلے جائیں ـــــ حضرت امامؒ جیسا غیورؔ اور

عالم باعمل یہ گوارا ہی نہیں کرسکتا تھا کہ امیر کی منت و سماجت کرکے جلاوطنی کے احکام منسوخ کرائے، اس لئے آپ سمرقند خرتنگ نامی گاؤں میں چلے گئے۔ اور آخری وقت تک وہیں مقیم رہے، آپ کو جلاوطنی کا بہت صدمہ تھا ایک رات نمازِ تہجد کے بعد آپ نے خدائے بزرگ و برتر سے التجا کی یا اللہ اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تیری زمین میرے لئے تنگ ہوگئی ہے، لہذا آپ مجھے اٹھالیں۔ اس دعا کے ایک ماہ کے اندر آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

آپ کی وفات پر اہلِ سمرقند نے انتہائی رنج و ملال کا اظہار کیا۔ نمازِ جنازہ کے بعد جب آپ کے چہرۂ مبارک سے کفن اٹھایا گیا تو مشک و عنبر کی شمیم جانفزا سے حاضرین کے دماغ معطر ہوگئے۔ آپ کی قبر سے مدت تک خوشبو آتی رہی۔ آپ کی وفات کے بعد کسی اہل اللہ نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ حضور نبی کریمؐ صحابہ کرامؓ کیساتھ کسی کا انتظار فرمارہے ہیں، اس بزرگ نے سوال کیا حضورؐ کس کا انتظار فرمارہے ہو۔ آپؐ نے فرمایا: محمد بن اسماعیل بخاریؒ کا اللہ اللہ یہ مقام اور مرتبہ۔

صحاح ستّہ عالم اسلام میں حدیث کی چھ کتابوں کو صحیح مانا جاتا ہے، اور اصطلاح محدثین میں اُسے صحاح ستّہ کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں علم اور فنِ حدیث میں اولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: ۱۔ بخاری ۲۔ مسلم ۳۔ ترمذی ۴۔ ابوداؤد ۵۔ نسائی ۶۔ ابن ماجہ۔

صحیح کا مفہوم صحاح صحیح کی جمع ہے، اور ستّہ چھ کو کہتے ہیں۔ ان کتابوں میں سے بخاری شریف کو ہر لحاظ سے اولیت اور فوقیت حاصل ہے۔ اور اجماعِ امت کا یہی فیصلہ کہ کتبِ احادیث نبویؐ میں بخاری پہلے نمبر پہ ہے۔ اہلِ علم میں سے بعض اصحاب بخاری شریف کو افضل و اعلیٰ مانتے ہوئے بھی صحیح مسلم کو زیادہ پسند کرتے ہیں، اس کی وجوہ محض علمی تحقیقات ہیں۔ اور بعض اہل علم نے اعتدال اختیار کرکے فیصلہ سنایا ہے۔ ے

تنازع القوم فی بخاری ومسلم فقالوا ای ھذین مقدم
فقلت لقد فاق البخاری صحۃً کما فاق فی حسنِ الصناعۃ مسلم

پروفیسر عبدالحمید صدیقی نے صحیح مسلم کے بعض حصوں کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی انفضلیت کا اقرار کرتے ہوتے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ انہوں نے صحیح مسلم کا انگریزی میں ترجمہ صرف اس خیال کے پیش نظر کیا ہے۔ کہ بخاری شریف میں فقہ کے مسائل کو زیادہ واضح اور یکجا کرنے کے لئے امام بخاریؒ نے حدیث نبویؐ کے مختلف حصوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے مختلف عنوانات (ترجمۃ الباب) کے تحت بیان فرمایا ہے۔ لیکن امام مسلمؒ نے ایک حدیث پوری کی پوری بیان کی ہے، اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرکے بیان نہیں کیا۔ یہ طریق کار چونکہ مبتدیانِ حدیث اور کم علم رکھنے والے اصحاب کے لئے چونکہ بہت مفید ہے، لہذا پروفیسر صاحب نے صحیح مسلم کا

انگریزی میں ترجمہ کرنا زیادہ بہتر سمجھا ہے۔ اور اس سے حسن سباق مسلم بیان ہوگیا۔

طریق انتخاب وتسوید احادیث | حضرت امام بخاریؒ نے سولہ سال کی مدت میں بخاری شریف کو کتابی صورت میں مکمل کیا تھا۔ حضرت امامؒ نے سب سے پہلے صحیح بخاری کا مسودہ بیت اللہ میں بیٹھ کر منضبط کیا۔ آپ سب سے پہلے ضروری عنوان لکھ لیتے تھے اور پھر اس عنوان کی مناسبت سے اس کے تحت احادیث درج فرماتے ہر حدیث کے اندراج سے پہلے آب زمزم سے غسل فرماتے، پھر مقام ابراہیمؑ میں دو رکعات نفل استخارہ ادا فرماتے اس کے بعد متعلقہ حدیث لکھتے جب مسودہ اس طرح مکمل ہوگیا۔ تو آپ نے روضۂ مقدس ومنبر مبارک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیٹھ کر مسودہ کو دوبارہ لکھا۔ غرض یہ کہ اتنی احتیاط اور اس انداز سے کام کرنے کے سولہ سال بعد بخاری شریف مکمل ہوئی (الحمدللہ)

صحیح بخاری کا پورا نام یہ ہے: الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ وسننہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الجامع | کتب احادیث کی مختلف اقسام ہیں، جیسے مسند، مستخرج، مستدرک وغیرہ۔ فن احادیث کی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں پائی جائیں۔ ۱۔ سیر پر مشتمل روایات۔ ۲۔ آداب پر مشتمل روایات۔ ۳۔ تفسیر سے متعلق روایات۔ ۴۔ عقائد جن میں ایمان کے اصول بیان ہوئے ہوں وہ روایات۔ ۵۔ وہ روایات جن میں فتنوں اور آزمائشوں کا ذکر ہو۔ ۶۔ احکام یعنی اوامر نواہی کی روایات۔ ۷۔ مناقب یعنی وہ روایات جن میں افراد قبائل قریہ جات کا ذکر ہو۔ ۸۔ وہ روایات جن میں قیامت کا ذکر ہوگیا ہو۔

حضرت امام کا مرتبہ ومقام | جملہ حدیثوں سے پہلی حدیث جو اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے، انما الاعمال بالنیات۔ ہے۔ حضرت امام بخاریؒ کا اس حدیث سے آغاز کرکے یہ ظاہر کرانا مقصود ہے، کہ خلوص نیت اور محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے ہر کام ہونا چاہئے ـــــ اب صحیح بخاری کی ضوفشانی سے دنیا جگمگا اٹھی ہے۔ اور اس کے انوار سے شرق وغرب یمین ویسار مستنیر ہوگئے۔ یہ سب امام صاحب کے خلوص نیت کا نتیجہ تھا کہ ان کی تصنیف کو عالم اسلام میں اتنا عظیم مقام ملا۔ اور جنہیں شیخ الاسلام، شیخ الحدیث، رئیس المحدثین بدر عالم جیسے عظیم الشان القابات سے نوازا گیا۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری مرتب فرماکر ملت اسلامیہ پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے کھرے کھوٹے کو الگ کرکے احادیث رسولؐ کو عظیم سازش سے بچالیا

بخاری شریف میں کل ساتھ ہزار احادیث ہیں جو کہ سات لاکھ احادیث سے منتخب کی گئی ہیں ـــــ امام بخاریؒ کے آخری ذہین شاگرد کا نام فربری تھا۔ اس نے اسے مرتب کیا اس لئے یہ نسخہ فربری کہلاتا ہے۔